اہل مغرب کی ایک اور سازش

لاہور (این این آئی) اہل مغرب نے اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے مذموم سازشوں کا سلسلہ تیز کر دیا معروف اخبار گارڈین نے انکشاف کرتے ہوئے رپورٹ کی ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لیے انتہائی منظم طریقہ اختیار کیا گیا ہے جس کے تحت برطانیہ کے دور دراز جنگل میں مسلمانوں کی درس گاہ کی طرز پر ایک عمارت قائم کی گئی ہے۔ اس عمارت کی ہر کسی کو دیکھنے کی اجازت نہیں کسی با اعتماد شخص کو حکومت برطانیہ سے باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کر کے عمارت دکھائی جا سکتی ہے کیونکہ یہ عمارت مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا گڑھ ہے رپورٹ کے مطابق اس عمارت کے سب کمرے دیکھے جائیں تو بظاہر کسی کمرے میں قرآن شریف کی قرأت سکھائی جا رہی ہے تو کہیں معنی و تفسیر کا درس دیا جاتا ہے، کہیں احادیث سمجھائی جاتی ہیں، کسی کمرے میں مناظرہ ہو رہا ہے عمارت دیکھنے والے شخص کو طلبا سے بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی اخبار کے مطابق درحقیقت اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء مسلمان نہیں بلکہ عیسائی اور یہودی ہوتے ہیں تعلیم مکمل کرنے والے طلبا کو مسلمان ممالک خصوصاً مشرق وسطیٰ بھیج دیا جاتا ہے۔ جہاں وہ کسی بڑے شہر کی مسجد میں جا کر نماز میں شریک ہو جاتے ہیں اور نمازیوں سے کہتے ہیں کہ وہ الازہر یونیورسٹی کے فارغ التحصیل علماء ہیں، برطانیہ میں اسلامی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے یہاں آگئے ہیں یہ طلبا تنخواہ کے بغیر مساجد میں موذن یا امام کی خدمات سرانجام دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ اسلامی مسائل کا جواب اتنے شافی انداز میں دیتے ہیں کہ کسی کو ان پر شک نہیں گزرتا کہ یہ بہروپئے ہیں۔ کچھ عرصے بعد اختلافی مسئلہ پر مسلمانوں کی دو پارٹیاں بنا کر اختلاف پیدا کر دیئے جاتے ہیں کیونکہ اس ادارہ کا مقصد ہی مسلمانوں کو باہمی دست و گریبان کر کے خون خرابہ کرانا ہے۔

(مفتی محمد عمر حیات ڈیروی)

عالم اسلامی صیہونی جارحیت کی زد میں

رابطہ عالم اسلامی نے عالم اسلام کے رہنماؤں، سیاستدانوں اور دانشوروں کی توجہ اسرائیل کی جانب سے حال ہی میں جاسوسی کی غرض سے چھوڑے گئے مصنوعی سیارے کی جانب دلائی ہے جو عرب اور دیگر مسلمان ممالک کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرے گا۔ مغربی ماہرین پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ مصنوعی سیارہ ہوری زون۔۳ (تیسرا افق) میں نصب کیا گیا میزائل عرب دنیا کے کسی بھی حصے کو ایٹمی اسلحہ سے نشانہ بنا سکتا ہے۔

رابطہ کے ترجمان نے اسرائیل کی ایٹمی صلاحیت اور اس سے عرب اور اسلامی دنیا کو لاحق خطرہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تل ابیب کی مسلسل کوشش ہے کہ وہ عرب اور اسلامی دنیا پر ٹیکنالوجی اور عسکری میدان میں برتری قائم رکھے۔ اسرائیل کی جانب سے این پی ٹی پر دستخط کرنے سے انکار بھی اس کی صیہونی توسیعی و جارحانہ عزائم کی